بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامه جنگ کی جمعے کی اشاعت میں اسلامی بنکاری کے حوالے سے ایک فتوی شائع کیا گیا ہے جس کے مندرجات سے ہم اتفاق نہیں کرتے اور ریکارڈ کی درستگی کے لئے اپنا مندرجه ذیل موقف سامنے لانا چاہتے ہیں :

- بینک اسلامی پاکستان ایک مکمل اسلامی بینک ہے جس کا اپنا ایک شریعه بورڈ موجود ہے جو ممتاز علماء پر مشتمل ہے- اس بورڈ کی سربراہی عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین اور ماہر اسلامی معیشت جسٹس (ر) مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کرتے ہیں- شریعه بورڈ کے ایک اور معزز رکن پروفیسر ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب ہیں جو سعودی عرب ریاض کی مشہور یونیورسٹی "جامعۃ الامام محمد بن سعود "اور ملائیشیا کی انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی سمیت اعلی اسلامی تعلیمی اداروں سے وابسته رہ چکے ہیں اور اسلامی معیشت پر قابل قدر کام کے حوالے سے جانے جاتے ہیں- شریعه بورڈ کے تیسرے رکن مفتی ارشاد احمد اعجاز صاحب ہیں جنہوں نے جامعه بنوری ٹاؤن سے سند عالم دین اور دار العلوم کراچی سے سند فتوی نویسی حاصل کی ہے اور ان کی امتیازی خصوصیت یه ہے که انہوں نے اقراء یونیورسٹی سے بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری بھی حاصل کر رکھی ہے اور فی الوقت فائنانس میں ایم- فل کر رہے ہیں- شریعه بورڈ کی سرپرستی میں بینک اسلامی کا شریعه ڈپارٹمنٹ تمام کاروباری سرگرمیوں کی مکمل نگرانی کرتا ہے اور مستقل بنیادوں پر مختلف قسم کے آڈٹ کرتا ہے اور مکمل خود مختاری کے ساتھ بینک کے معاملات پر کڑی نظر رکھتا ہے- لہذا ہم یه واضح کردینا چاہتے ہیں که بینک اسلامی کے تمام کاروباری معاملات شریعت کے متعین مالیاتی اصولوں کے مطابق چلائے جاتے ہیں اور کسی ایسی سرگرمی میں بینک اسلامی کسی طرح ملوث نہیں جو شریعت کے خلاف ہو؛
- بینک اسلامی نے اس مالیاتی نظام کو نافذ العمل کیا ہوا ہے جس کے اصولی طور پر درست ہونے کا فتوی عالم اسلام کے تمام ملکوں کے نمائنده علماء کی تنظیم " مجمع الفقه الاسلامی، جده –سعودی عرب" نے دیا ہے- مجمع الفقه الاسلامی کے ممبر علماء میں امام کعبه، سعودی عرب، مصر اور قطر کے مفتیٔ اعظم، ہندوستان کے ممتاز علماء جیسے لوگ شامل ہیں- عالم اسلام کے بہت سے ممتاز فقہی ادارے اور دار الافتاء اس نظام کے درست ہونے کا اصولی فتوی جاری کرچکے ہیں- اس وجه سے یه سمجھنا که یه طریقه کار شاید صرف پاکستان ہی میں ایک نیا تجربه ہے، درست نہیں؛
- اس فتوی میں یه ذکر کیا گیا ہے که "علماء کرام بینکوں کو اطلاع کرکے باقاعده ان سے رابطے کرتے رہے . . . . اور حاصل ہونے والی معلومات کا عرصے تک جائزه لیا جاتا رہا " یه بات بالکل حقیقت کے برخلاف ہے- بینک اسلامی سے اس فتوے میں مذکور کسی عالم دین نے کبھی بھی رابطه نہیں کیا جب که بینک اسلامی نے اپنے معاملات کو شفافیت پرکھنے کیلئے کئی حضرات کو دعوت دی مگر ہمیں کوئی حوصله افزا جواب کبھی بھی نہیں ملا- اس صورت حال کے پیش نظر بینک اسلامی پر یه فتوی کسی صورت لاگو نہیں ہوتا؛
- بینک اسلامی اس فتوی کے جاری کرنے والے تمام علماء کی بزرگی، عظمت اور علم و فضل کے اعتراف کے باوجود یه سوچنے پر مجبور ہوگیا ہے که یه اصحاب علم دنیا کے رائج الوقت نظام معیشت سے کما حقه واقفیت نہیں

رکھتے اور نہ ھی موجودہ اسلامی بنکاری کے نظام کا ان کو اس طرح مکمل تعارف حاصل ھے جو دوسرے اس میدان کے علماء کو حاصل ھے؛